تقریر

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7منٹ

اِستِیْنَاس کیا ہے اور اس کے آداب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (النور:28-29)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو اور اگر تم ان (گھروں) میں کسی کو نہ پاؤ تو اُن میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں (اس کی) اجازت دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ تمہارے لئے یہ بات زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے اور اللہ اُسے، جو تم کرتے ہو، خوب جانتا ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

سامعین کرام! آج میری تقریر کا عنوان اسلامی پردے کے ایک خاص حصّے سے ہے جس کو اِستِیْنَاس کا نام دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر سورۃ النور آیات 28-29 میں کیا ہے۔ جس کی تلاوت مع ترجمہ خاکسار تقریر کے آغاز پر کر آیا ہے۔ اِن دو آیات کو اگر تفصیل سے دیکھیں تو یہ چار حکم اِن میں بیان ہوئے ہیں:

1۔ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں اجازت کے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔

2۔ داخل ہوتے وقت سلام کر لیا کرو۔

3۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو بغیر اِذن اُس گھر میں داخل نہ ہوا کرو۔

4۔ اور اگر گھر کا مالک ملنے سے انکار کرتے ہوئے کہہ دے کہ چلے جاؤ تو چلے آیا کرو۔

ویسے تو اِن چار احکام کو آپس میں ملائے بغیر بات مکمل نہیں ہوتی تاہم آج میری تقریر کا فوکس حکم نمبر 1 پر ہو گا۔ اِستِیْنَاس یا اِستِئْنَاس کے معنی طلب کرنے یا چاہنے کے ہیں۔ بعض اہل لغات نے اِن الفاظ کے مدّ مقابل اِستِئْذَان کے الفاظ درج کئے ہیں اور اِستِیْنَاس کو اُنس سے اخذ کیا ہے جس کے معنی محبت، اُلفت، رافت اور اُنس کے ہیں گویا اِس حکم پر عمل پیرائی معاشرہ میں بسنے والوں میں محبت، اخوّت اور اُلفت کا باعث ہے نیز لکھا ہے تَسْتَاْذِنُوْا میں محض اجازت درکار ہے جیسے کسی پارک یا چڑیا گھر کے لئے ٹکٹ یا پاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن تَسْتَاْنِسُوْا میں دو باتیں ہیں اوّل اجازت محبت پیار سے اور دوم اجازت ملنے پر اندر جانے کی اجازت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے استیناس کے معنوں کے تحت لکھا ہے کہ

"استیناس کے معنی... اِس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کے ہیں کہ آیا گھر والے ملاقات پسند کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ اِسی طرح اِس کے معنی اجازت حاصل کرنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے یہی معانی مروی ہیں اور انہوں نے تَسْتَأْنِسُوْا کے معنی تَسْتَأْذِنُوْا یعنی اجازت مانگنے کے ہی کئے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 292-293)

سامعین! سورۃ النور میں پردہ اور حجاب کے احکام وارد ہوئے ہیں۔ جو محض پاکدامنی اور پاکبازی کے ہیں۔ یہ پاکبازی اور پاکدامنی ایک مؤمن کے لئے بھی ہے اور معاشرہ کے لئے بھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سورۃ النور کے تعارف میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس کے بعد پاکبازی کی زندگی اختیار کرنے والوں کو وہ نصائح کی گئی ہیں جن پر عملدرآمد سے اِن کو اللہ تعالیٰ مزید پاکیزگی عطا فرمائے گا۔ اِن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب گھروں میں داخل ہو تو اس سے پہلے سلام کر لیا کرو تا کہ اہل خانہ کو غفلت کی حالت میں اس طرح نہ پاؤ جس سے تمہارے خیالات بھٹک جائیں اور اس کی دوسری پیش بندی یہ بتائی گئی کہ مومن مرد بھی اور مومن عورتیں بھی دونوں غضِّ بصر سے کام لیا کریں اور نظروں کو آوارہ بھٹکنے نہ دیا کریں۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ 593)

یہاں یہ بات واضح ہو کہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے وہ حجرے یا کمرے بھی مراد ہیں جو خاندان کے افراد کے لئے مخصوص ہیں جیسے کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ مَیں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی ماں سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! اُس شخص نے دوبارہ عرض کی کہ مَیں ماں کے ساتھ ہی تو گھر میں رہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تب بھی اجازت لو۔ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھ لو یعنی بے خیالی میں اِس حالت میں بیٹھی ہو کہ اُس کے جسم کے کسی حصّہ پر کپڑا نہ ہو۔ اُس شخص نے عرض کی کہ مَیں تو پسند نہیں کروں گا۔ اِس پر حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اجازت لے کر اندر جایا کرو۔

(مؤطا امام مالك باب فی الاستیذان)

افریقہ میں ایک ہی خاندان کے لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ جس میں بے شمار کمرے ہوتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے کمرے میں جانے سے پہلے دروازے کو کھٹکھٹا کر Knock Konck کہہ کر اجازت حاصل کرتے ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کے مبلغین اِن کو السلام علیکم کہہ کر اجازت لینے کے تلقین کرتے رہتے ہیں۔

حضرت رِبعی بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی کہ مَیں اندر آجاؤں؟ حضورؐ نے کہلا بھیجا کہ اندر آنے کے لئے "السلام علیکم" کہہ کر اجازت مانگا کرو اور فرمایا السلام علیکم کہہ کر کہا کرو کہ مَیں اندر آسکتا ہوں؟ تب اُس نے ایسا ہی کیا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ کسی شخص نے حضورؐ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی تو حضورؐ نے پوچھا کون ہے؟ وہ شخص کہنے لگا۔ "مَیں ہوں"۔ حضورؐ نے فرمایا۔ مَیں مَیں کیا ہے گویا کہ حضور نے اس طریق کو ناپسند فرمایا۔

(بخاری کتاب الاستیذان)

اور اس اِذن کو اس لئے لازمی قرار دیا تا نامحرم پر نظر نہ پڑے۔

(بخاری کتاب الاستیذان)

سامعین! اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو معاشرے کو صاف ستھرا اور پاکباز رکھنے کے لئے بہت چھوٹی چھوٹی باتوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذن تین بار ہے اگر اِذن مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

(بخاری کتاب الاستیذان)

ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابیؓ کو احکامِ قرآن پر عمل کرنے کا بہت شوق تھا اُس کی خواہش تھی کہ مَیں جب اللہ کے حضور حاضر ہوں تو مَیں اللہ کو کہہ سکوں کہ مَیں نے قرآنِ کریم کے تمام حکموں پر عمل کیا ہے۔ وہ صحابی آہستہ آہستہ تمام احکام پر عمل پیرا ہو گئے ماسوائے اِرۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا حکم کے۔ وہ سالہا سال مدینہ کے گھروں کی کُنڈیاں کھٹکھٹاتے رہے کہ کسی کی طرف سے آواز آئے۔ چلے جاؤ۔ تو مَیں چلا آؤں تا کہ وہ هُوَ اَزۡكٰى لَكُمۡ ہو سکے مگر مجھے یہ موقع میسّر نہیں آیا۔

(تفسیر فتح البیان زیر آیت النور آیت 29)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ہی آیت 59 میں اِس استیذان کے مضمون کو ایک اور رنگ میں بیان فرمایا ہے کہ تین اوقات یعنی صلوٰۃ الفجر سے قبل، دوپہر یعنی قیلولہ کے وقت اور صلوٰۃ العشاء کے بعد اجازت کے بغیر ماں باپ کے کمرے میں داخل نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"دوسرے گھروں میں وحشیوں کی طرح خود بخود بے اجازت نہ چلے جاؤ۔ اجازت لینا شرط ہے اور جب تم دوسروں کے گھروں میں جاؤ تو داخل ہوتے ہی السلام علیکم کہو اور اگر ان گھروں میں کوئی نہ ہو تو جب تک کوئی مالک خانہ تمہیں اجازت نہ دے اُن گھروں میں مت جاؤ اور اگر مالک خانہ یہ کہے کہ واپس چلے جاؤ تو تم واپس چلے جاؤ۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 336)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بھی اِس قرآنی حکم پر عمل نہ کرنے والوں کو وحشی قرار دیا اور عمل کرنے کے کیا ہی تین بہت اچھے اور قابل عمل نتائج نکالے ہیں۔

اوّل فرمایا۔ "یہ تو تمہارے لئے بہت اچھی بات ہے تا کہ **بڑے آدمی بن جاؤ**۔" (ترجمہ آیت)

دوم فرمایا۔ "جب ظاہر میں مداخلت کی اجازت نہیں تو اِن خلفاء کی اور اِن کے متبعین کی عیب چینیاں کیونکر جائز ہے۔" (حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 212)

سوم فرمایا۔ "فَارْجِعُوْا۔ لوٹ جاؤ۔ مگر آج کل کے مسلمان تو ناراض ہوتے ہیں اور طرح طرح کے شبہے کرتے ہیں۔ ایسی تعلیم بہت ہی نفع کی ہے۔ یہی پسندیدہ طرز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال پر واقف ہے۔" (حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 212)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قرآن کریم کا طریق ہے کہ وہ اصلاح خلق کے لئے ایسی ہدایات دیتا ہے جو بدی کی جڑ کو کاٹنے والی ہوتی ہیں۔ چونکہ بعض لوگ بد ظنی کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتے ہیں اِس لئے اُس نے حکم دے دیا کہ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں بغیر اجازت اور بغیر گھر والوں کو سلام کرنے کے داخل نہ ہوا کرو۔ تا کہ کوئی شخص تم پر چوری یا بدکاری کی بد ظنی نہ کرے۔ اگر تم اجازت لے لوگے۔ یا سلام کہہ لوگے تو پھر ہر ایک شخص کو پتہ لگ جائے گا کہ گھر کے تمام مردوں اور عورتوں کو تمہارے اندر داخل ہونے کا علم ہے اور اس صورت میں نہ تم پر کوئی چوری کا الزام لگا سکے گا اور نہ بدکاری کا اور اگر یہ سوال ہو کہ گھر میں کوئی ہو ہی نہ۔ تو پھر کیا کیا جائے۔ تو اس کا جواب یہ دیا کہ اس صورت میں گھر میں داخل ہی نہ ہو۔ جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے... پھر سوال ہو سکتا تھا کہ اگر گھر کے افراد تو موجود ہوں مگر وہ اجازت نہ دیں تو پھر کیا کریں۔ اس کا جواب یہ دیا کہ گھر والے اپنے گھر کے مالک ہیں اگر وہ اجازت نہ دیں تو اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ... اِسْتِیْنَاس کے معنی... اِس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے یہی معنے مروی ہیں اور انہوں نے تَسْتَأْنِسُوْا کے معنی تَسْتَأْذِنُوْا یعنی اجازت مانگنے کے ہی کئے ہیں۔ (بحر محیط) اگر اس قرآنی ہدایت پر عمل کیا جائے تو دنیا کے بہت سے فسادات اور جھگڑے مٹ جائیں۔ بعض لوگ بڑی سادگی سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ یونہی ہماری نظر پڑ گئی تھی اور اس بنا پر وہ دوسرے پر اتہام لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے ذریعہ اس قسم کی خرابیوں کو دور کر دیا۔ اگر کوئی شخص کہے گا کہ جھانک کر دیکھنے سے مَیں نے فلاں کو اس حالت میں دیکھا تھا۔ تو قاضی کہے گا تو (نے) جھانکا کیوں تھا؟ تیری گواہی قابل قبول نہیں کیونکہ تو نے خود شریعت کے حکم کو توڑا ہے۔ دوسرے اس ہدایت پر عمل کرنے سے خود انسان بہت سے ایسے مواقع سے بچ جاتا ہے جن کی وجہ سے اتہام کا نشانہ بن سکتا ہے۔ تیسرے آپس کے تعلقات میں کشیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر دوسروں کے گھروں میں آنے جانے کے لئے اجازت کی شرط نہ ہو تو ایسی صورت میں جبکہ میاں بیوی بے تکلفی کی حالت میں بیٹھے ہوں اُن کو شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ پھر اگر اجازت لینا ضروری نہ ہو تو چوریوں کی وارداتیں بھی بڑھ جاتیں۔ ایک شخص چوری کی نیت سے اندر داخل ہوتا اور جب پکڑا جاتا تو کہتا۔ مَیں تو ملنے آیا تھا۔ غرض ان احکام میں بیسیوں فوائد مخفی ہیں مگر آج کل جہاں دوسرں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے لوگ عموماً اجازت لے لینے کے عادی ہیں وہاں اِسْتِیْنَاس کرتے وقت السلام علیکم کہنے کا بڑا کم رواج ہے۔ وہ صرف زور زور سے دستک دینا اور شور مچانا شروع کر دیتے ہیں یا باہر کھڑے کھڑے بلند آواز سے گھر والے کا نام لے کر بلانا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اِسْتِیْنَاس کے ساتھ سلام کہنا بھی ضروری ہوتا ہے... پہلے سلام کہنا چاہیے اور پھر اجازت لینی چاہیے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ اگر ایک دفعہ جواب نہ ملے تو وقفہ وقفہ کے بعد تین دفعہ السلام علیکم کہنا چاہیے۔ لیکن بعض لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے اجازت لینی چاہیے کیونکہ قرآن کریم کے الفاظ یہ ہیں کہ تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا یعنی اِسْتِیْنَاس کا پہلے ذکر آتا ہے اور سلام کا بعد میں مگر ان کا یہ استدلال درست نہیں

بیشک اس جگہ اِسْتِیْنَاس کا پہلے ذکر آتا ہے۔ مگر اِسْتِیْنَاس کے معنی اِسْتِعْلَام اور اِسْتِکْشَاف کے ہیں۔ یعنی اس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کے ہیں کہ آیا گھر والے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں یا نہیں کرتے گویا اِس کے معنے اپنا تعارف کروانے کے ہیں اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ پہلے گھر والوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لی جائے... جہاں امراء کوٹھیوں کے اندر رہتے ہوں وہاں اُن کی ملاقات کے لئے اگر تعارفی کارڈ اندر بھجوا دیا جائے یا رقعہ لکھ کر کسی خادم کے ذریعہ اپنے آنے کی اطلاع دے دی جائے تو یہ طریق بھی اِسْتِیْنَاس میں ہی شامل ہو گا کیونکہ اس ذریعہ سے وہ اپنا تعارف کروا دیتا ہے اس کے بعد جب انسان اندر داخل ہو تو پھر تُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا کے ماتحت اس کا فرض ہو گا کہ وہ دوبارہ سلام کرے۔ گویا ایک سلام اِسْتِیْنَاس کے وقت ہو گا اور ایک سلام اُس وقت ہو گا جب وہ ملاقات کے لئے اندر داخل ہو گا۔ اِسْتِیْنَاس کی شرط علاوہ اور حکمتوں کے اس لئے بھی رکھی گئی ہے کہ بعض دفعہ ایسا آدمی ملاقات کے لئے آجاتا ہے جس سے ملنا ضروری نہیں ہوتا پس جب وہ اِسْتِیْنَاس کے ذریعہ گھر والوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو گھر والے دیکھ لیں کہ وہ کون ہے اور آیا اس سے ملنا ضروری ہے یا غیر ضروری۔ اگر ضروری ہو گا تو وہ بلا لیں گے اور اگر ضروری نہیں ہو گا اُسے جواب دے دیں گے... وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ اور اگر تم کو کہہ دیا جائے کہ جاؤ! ہم مل نہیں سکتے ہمیں اس وقت فرصت نہیں تو پھر تمہارا فرض ہے کہ واپس چلے جاؤ۔ یہ نہیں کہ دھرنا مار کر بیٹھ جاؤ کہ ہمیں ضرور آنے کی اجازت دی جائے۔"

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 292-294)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اِس حوالے سے ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"عموماً معاشرے میں، خاص طور پر ہمارے ملکوں میں یہ ہوتا ہے کہ اچانک بہت سے مہمان آ گئے۔ گھر والے پریشان ہیں کیا کریں۔ بعض دفعہ ایسے حالات نہیں ہوتے کہ ان کی اچھی طرح خدمت کر سکیں۔ اس لئے فرمایا کہ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا (سورۃ النور:28) کہ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو، ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔ اجازت کے جو طریق سکھائے گئے ہیں یہ گھر پہنچ کر ہی نہیں بلکہ آج کے زمانے میں تو دور بیٹھ کر بھی اجازت لی جا سکتی ہے۔ جب اجازت مل جائے، گھر والے بھی تیار ہوں ان کو پتہ ہو کہ ہمارے مہمان فلاں تاریخ کو آ رہے ہیں تو ٹھیک ہے پھر اس گھر میں جائیں... تاکہ کوئی ریسیو کرنے والا بھی مل جائے۔"

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 446)

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تمہارا دائرہ عمل صرف تمہارا اپنا گھر ہے۔ تم اگر آزادی سے داخل ہو سکتے ہو تو اپنے گھروں میں۔ کسی دوسرے کے گھر میں منہ اُٹھا کے نہ چلے جایا کرو... بعض دفعہ بے تکلّف دوستوں اور بے تکلّف عزیزوں کے گھروں میں لوگ بے دھڑک چلے جاتے ہیں... اور جب روکو کہ اِس طرح نہیں ہونا چاہیے تو پھر بُرا مناتے ہیں۔ یہ حکم عورتوں کے لئے بھی اُسی طرح ہے جس طرح یہ مردوں کے لئے ہے... آج کل چونکہ گھروں میں گھنٹی لگی ہوتی ہے، گھنٹیوں کا رواج ہے اِس لئے لوگ سمجھتے ہیں کہ سلام کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ گھنٹی کے ساتھ بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔ اِسی میں برکت ہے۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 622-627)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اسلامی معاشرہ کیونکہ امن اور سلامتی پھیلانے والا معاشرہ ہے اس لئے یہ بھی خیال رکھو کہ جب تم کسی کے گھر ملنے جاؤ تو مختلف اوقات میں انسان کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، طبیعتوں کی مختلف کیفیت ہوتی ہیں اس لئے جب کسی کے گھر ملنے جاؤ اور گھر والا بعض مجبوریوں کی وجہ سے تمہارے سلام کا جواب نہ دے یا تمہاری توقعات کے مطابق تمہارے ساتھ پیش نہ آئے تو ناراض نہ ہو جایا کرو۔ زود رنجی کا اِظہار نہ کیا کرو بلکہ حوصلہ دکھاتے ہوئے، خاموشی سے واپس آ جایا کرو اور اگر اِس طرح عمل کرو گے تو ہر طرف سلامتی بکھیرنے والے اور پُر امن معاشرہ قائم کرنے والے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2004ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)